روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | منگل ۱۹ - ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۲ وفا ۱۳۷۰ ہش، ۲ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقدیر درست — لیکن اسکی طلب بہرحال ضروری ہے

"اس خوش فہمی میں بیٹھے رہنا کہ فتح بہرحال ہمارے مقدر میں ہے اس لئے ہمیں کچھ کرنے کہنے کی ضرورت نہیں یہ غلط ہے۔ تقدیر اپنی جگہ درست لیکن تقدیر کی طلب اپنی جگہ ضروری ہے۔ جیسا کہ گرمی ہوتی ہے تو مون سون پہنچ جاتی ہے۔ مون سون کا اٹھنا اپنی جگہ اپنے قانون کے مطابق ہے۔ لیکن اس کو طلب کرنے کے لئے کسی خاص علاقے کی گرمی کی بھی ضرورت ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قلب کے معنے ایک ظاہری اور جسمانی ہیں اور ایک رُوحانی۔ ظاہری معنی تو یہی ہیں کہ پھرنے والا۔ چونکہ دورانِ خون اسی سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو قلب کہتے ہیں۔ رُوحانی طور پر اس کے یہ معنی ہیں کہ جو ترقیات انسان کرنا چاہتا ہے وہ قلب ہی کے تصرّف سے ہوتی ہیں۔ جس طرح پر دورانِ خون انسانی زندگی کے لئے اشد ضروری چیز ہے، اسی قلب سے ہوتا ہے، اسی طرح پر رُوحانی ترقیوں کا اسی کے تصرّف پر انحصار ہے۔

بعض نادان آج کل کے فلسفی بے خبر ہیں۔ وہ تمام عمدہ کاروبار کو دماغ سے ہی منسوب کرتے ہیں، مگر وہ اتنا نہیں جانتے کہ دماغ تو صرف دلائل و براہین کا ملکہ ہے۔ قوّتِ متفکّرہ اور حافظہ دماغ میں ہے، لیکن قلب میں ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے وہ سردار ہے۔ یعنی دماغ میں ایک قسم کا تکلّف ہے اور قلب میں نہیں بلکہ وہ بلا تکلّف ہے۔ اس لئے قلب ربّ العرش سے ایک مناسبت رکھتا ہے۔ صرف قوّتِ حاسّہ کے ذریعہ دلائل و براہین کے بغیر پہچان جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۶۹-۲۷۰)

خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کیلئے ہر وقت استغفار کرتے رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"یاد رکھو ہماری جماعت ہر ایک انسان کے دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن اپنے اس مقام پر کھڑے ہونے کے لئے اور روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے اس طرح دعائیں کی جائیں کہ آپ کی خوابیں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں۔ آپ کی خاموشی اور سوئی ہوئی گھڑیاں بھی استغفار سے معمور ہو جائیں۔ ہمارے گھروں میں بچے سوتے ہوئے عموماً خواب میں بول رہے ہوتے ہیں اور جب آپ کسی بچے سے یہ کہتے ہیں کہ تم سوتے وقت یہ باتیں کر رہے تھے تو وہ کہہ دیتا ہے مجھے تو کوئی پتہ نہیں۔ اس لئے انسان کو پتہ ہو یا نہ ہو تمہارے ربّ کریم سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ تمہاری نیند کی گھڑیاں بھی فرشتوں نے استغفار کے لمحات شمار کی ہیں۔

پس تم ہر وقت استغفار کرو اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ تم خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں کرو۔ جیسا کہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے تم یہ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری فطری قوتوں کو اپنی طاقت کا سہارا دے تاکہ تم بلندیوں کی طرف جانے والے بن جاؤ اور تمہاری زندگی ایک مثال بن جائے۔ انسان نے بزبانِ حال کہا کہ اے خدا! تو تو ہمیں نظر نہیں آتا۔ ہم تیری صفات کے جلوے اس مادی دنیا میں مادی اشیاء میں لپٹے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہم اس اندھیرے میں کیا کوشش کریں گے۔ کوئی کوشش نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے خاتم الانبیاء یہ میرے محبوب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ہر انسان کے لئے ایک نمونہ اور اسوہ ہیں۔ یہ بتانے کے لئے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اخلاق کے اوپر چڑھایا جا سکتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ آپ کے اسوہ حسنہ کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرو کیونکہ آپ کے اسوہ حسنہ کو جانے بغیر، اسے سمجھے بغیر اور اس کا مطالعہ کئے بغیر کیسے اپنایا جا سکتا ہے۔ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو جانتے نہیں۔ آپ کے نمونے کو پہچانتے نہیں۔ آپ کی طبیعت کے رنگ کو دیکھتے نہیں اور اس پاک اور ارفع وجود (صلی اللہ علیہ وسلم) نے نوع انسان پر جو احسانِ عظیم کیا اور کرتا چلا گیا اور قیامت تک کرتا چلا جائے گا۔ جب تک یہ حقیقت آپ کے سامنے نہ ہو اس وقت تک آپ اپنے اخلاق اور اپنی طاقت پر خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ نہیں چڑھا سکتے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دل میں سوچیں اور اس حقیقت کو یاد کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ جون ۱۹۷۴ء)

اعلان ولادت

ہمارے دوست مکرم شیخ علی اکبر صاحب اور مکرمہ مہر النساء صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ مئی کو ایک لڑکی عطا فرمائی ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ مکرمہ مہر النساء صاحبہ اپنی شادی کے ۱۳ سال بعد پہلی دفعہ تحریک "وقف نو" کی برکت سے ماں بنی ہیں۔ جب اتنے لمبے عرصہ میں بھی وہ اولاد کی نعمت سے بکلی محروم تھیں۔ تب انہوں نے "وقف نو" میں اپنی اولاد وقف کرنے کی نیت کر کے حضور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بچی کی پیدائش ہوئی۔ بچی کا نام "قمر النساء" تجویز کیا گیا ہے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کے وقف کو قبول فرمائے اور دین کے لئے اور والدین کے لئے بچی قرۃ العین بنے۔

محمد امداد الرحمٰن صدیقی - مربی سلسلہ کھلنا - بنگلہ دیش

کامیابی

○ خاکسار کے بیٹے اظہر اقبال سیفی نے انگلستان کی ایک یونیورسٹی سے ایم ایس سی اور انور اقبال سیفی نے اسی یونیورسٹی سے ایم فل کیا ہے۔ بہنوں اور بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو دین کی خدمت کا مؤثر ذریعہ بنائے۔

سکینہ سیفی - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲ روفا ۱۳۷۰ ہش ۲ر جولائی ۱۹۹۱ء

عزم و ہمّت اور نرم دلی

عام طور پر سمجھا یہ جاتا ہے کہ انسان نرم دل ہو تو اس کے لئے عزم و ہمّت کے کام مشکل ہو جاتے ہیں وہ ذرا ذرا سی بات پر گھبرا جاتا ہے۔ اس کا دل پگھل جاتا ہے۔ اور وہ آنسو بہانے لگتا ہے۔ یہ بھی نرم دلی ہوگی۔ لیکن یہ حقیقی نرم دلی نہیں ہے۔ اصل نرم دلی تو یہ ہے کہ جہاں نرم دلی کی ضرورت ہے وہاں نرم دلی کا اظہار کیا جائے۔ کسی کے دکھ درد کو بانٹنے کے لئے تیار رہا جائے۔ کسی کو مصیبت میں دیکھیں تو دل اس لئے پگھل جائے کہ اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ اگر مدد تو نہ کریں صرف آنسو بہائیں تو یہ نرم دلی کس کام کی۔ بعض اوقات کسی شخص کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ خون نہیں دیکھ سکتا۔ کہیں حادثہ ہو جائے تو وہ وہاں کسی کام نہیں آسکتا۔ یہ کمزوری تو ہو سکتی ہے لیکن نرم دلی نہیں۔ نرم دلی ایک اچھی صفت ہے اور اس صفت سے مفید کام سرانجام دیئے جانے چاہئیں۔

حضرت امام جماعت الاوّل۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے، نے فرمایا:۔

"پانچویں بات جو مَیں نے آج کے خطاب کے لئے چنی ہے وہ مضبوط عزم اور ہمّت ہے۔ مضبوط عزم اور ہمت اور نرم دلی اکٹھے رہ سکتے ہیں اگر یہ نہ ہوں تو ایسا انسان کمزور تر ہوگا یا اخلاق نہیں ہوگا۔ نرم دلی جب آپ پیدا کرتے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایسا نرم دل انسان اور ایسا نرم خو انسان مشکلات کے وقت گھبرا جائے اور مصائب کا سامنے کرنے کی طاقت نہ پائے۔"

گویا کہ ہمیں نرم دلی کے سلسلہ میں نرمی اور کمزوری میں فرق کرنے کی ضرورت ہے اور اگرچہ کہا جاتا ہے کہ انسان کی جو بھی طبیعت ہو اس کا بدلنا مشکل ہوتا ہے لیکن ایسا مشکل بھی نہیں ہوتا۔ بز دل آدمی بہادر بن سکتا ہے اور ترش رُو نرم رُو۔ بات کوشش کی ہے اور کوشش سے بھی پہلے احساس کی۔ اگر انسان کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ وہ بُزدل ہے اور وہ کوشش کرے تو وہ اس بُزدلی پر قابو پا سکتا ہے اور بہادری کے کام سرانجام دے سکتا ہے۔ اس طرح نرمی اور کمزوری میں فرق محسوس کرتے ہوئے وہ اپنی کمزوری کو نرمی میں تبدیل کر سکتا ہے۔ ہمارے دل نرم ہونے چاہئیں نہ کہ کمزور تاکہ مشکل کے وقت اور مصیبت کا سامنا کرتے ہوئے بجائے گھبرا جانے کے ہم پوری طرح مقابلہ کر سکیں۔ حضور انور کے ارشاد کے مطابق مضبوط عزم اور ہمت اور نرم دلی اکٹھے رہ سکتے ہیں اور انہیں اکٹھے ہی رہنا چاہیئے۔ ہمیں ان تینوں کی ضرورت ہے۔

اپنی اپنی بات کہو اور کہتے جاؤ تم
جیسا بھی ماحول ہو اس میں رہتے جاؤ تم
پیار سے بولیں بولنے والے، استقبال کرو
ظلم کا ہاتھ دکھائیں وہ تو سہتے جاؤ تم

——— ابوالاقبال

○

"ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات"
طاقت میں ہیں، ہر صاحبِ ایماں کے مفادات

ہم خوش ہیں کہ مظلوم تھے اسلاف ہمارے
ہیں ان کے کفِ پا کے نقوش، اپنے بھی حالات

انصاف کو جو بیچ رہے ہیں مرے ہاتھوں
مانگوں نہ سرِدار بھی مَیں ان سے مراعات

کس طرح وہ بِن بات کہے مجھکو سمجھتے
رکھتے پَرِ پرواز نہ گر میرے خیالات

ہے امن و اماں روشنیٔ مہر منوّر
تاریک فضاؤں کے ہیں ہمزاد، فسادات

ہر لفظ مرا علم و عمل سے ہے عبارت
اور تیری ہر اک بات ہے فرسودہ قیاسات

دریا کے کناروں پہ بھی رہتے ہیں وہ تشنہ
لکھتے ہیں سرابوں سے جو تسکیں کی عبارات

مَیں سنگِ درِ یار پہ ہوں ناصیہ فرسا
پوچھے نہ کوئی مجھ سے کوئی اور عبادات

تجھ ایسا کوئی بخششِ عصیاں میں نہیں ہے،
چھُو لی ہے گناہوں نے مرے حدِّ کمالات

مَیں ہوں، مرے ساتھ اور کوئی شخص نہیں ہے،
گمبھیر اندھیروں میں تو اُٹھ جائیں حجابات

مَیں توڑ نہیں سکتا نسیم اپنی انا کو
ہر ایک ارادے سے جھلکتی ہے مری ذات

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب

محترم سیّد داؤد احمد صاحب کی سیرت کے بیان میں سب سے پہلے عبادت الٰہی، ذکر و فکر اور دعا کے پہلو کو ترجیح ہے کیونکہ عبادت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہی انسانی پیدائش کا اصل مقصد اور اس کا حقیقی مدعا ہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بارہ میں فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں۔

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ ہمتی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے۔ یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں"۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے"۔

حضرت اقدس نے دعا اور عبادت کو سب سے مقدم چیز قرار دیا ہے۔ اور اسکے مقابل پر ظاہری کوششوں اور ظاہری حیلوں کو اسباب کے درجہ میں رکھا ہے چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی روایت ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے اکثر فرمایا کرتے تھے "دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اسکے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اسکو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے"۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضور کی ساری عمر عبادت اور دعا کے لئے وقف رہی۔ باوجود اسکے آپ فرماتے ہیں "ہم نے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ ستر سال کے قریب عمر سے گذر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ خدا جانے کس وقت آجائے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف سو اسکے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشا نہیں۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اس سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس البیت اور بیت الدعا کو امن سلامتی اور اعدا پر بذریعہ دلائل نیرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا دے"۔

سید داؤد احمد صاحب کی زندگی کو اس پہلو سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ عبادت اور نماز میں انتہائی شغف رکھنے والے تھے۔ نماز کی بروقت اور باجماعت ادائیگی کی پابندی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ فرائض کے علاوہ تہجد اور نوافل بھی کثرت سے ادا کیا کرتے۔ یہ آنکھوں دیکھی بات ہے۔ کہ آپ البیت میں آکر۔ بجائے باتیں کرنے یا نماز کے انتظار میں خالی بیٹھنے کے اپنا سارا وقت نوافل اور سنن کی ادائیگی میں گذارتے۔ اور انہیں اتنا طول دیتے کہ نماز کی اقامت ہو جاتی۔ رمضان المبارک میں درس کے بعد عصر کی نماز کی ادائیگی کے لئے جو چند لمحات بچتے انہیں بھی نوافل اور تلاوت قرآن کریم کے لئے خرچ کرتے۔ اور اس دوران سوائے اشد مجبوری کے کلام نہ کرتے۔ رمضان المبارک میں دعا و عبادت کا یہ شغف اور بھی زیادہ بڑھ جاتا۔ اور گویا آپ عبادت کے لئے کمر کس لیتے۔ آپ کے اہل بیت کا بیان ہے۔

" البیت میں پانچ وقت باجماعت نمازوں کے علاوہ اکثر رات کو جب بھی میری آنکھ کھلتی تو انہیں کمرہ میں نہ پاتی۔ شروع شروع میں گھبرا کر اٹھ بیٹھتی اور دوسرے کمرے میں جاکر دیکھتی تو وہاں نماز تہجد میں مشغول ہوتے۔ رمضان المبارک میں خصوصیت سے ایک بجے اٹھتے تھے۔ پھر مجھے تین سے پونے تین بجے جگاتے اور آخر میں بچوں کو اٹھاتے تھے۔ سحری کے وقت جب بیت المبارک سے صبح کی نماز کے لئے بلائے جانے میں پچیس منٹ باقی رہنے کا اعلان ہوتا تو سحری کھانے کے لئے آتے تو بھی میرے بار بار کہنے پر۔ ورنہ ایسا معلوم ہوتا کہ سحری کا وقت بھی نوافل میں ہی گذارنا چاہتے ہیں۔

آپ کے فرزند سید قمر سلیمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں۔" اباجان جہاں مجھے دوسرے دنیاوی امور سے متعلق زیادہ پابند نہ کرتے تھے وہاں نماز باجماعت کے سلسلے میں میری کڑی نگرانی فرماتے۔ اکثر بیت المبارک میں مجھے نماز خصوصاً نماز فجر پر اٹھاکر ساتھ لے جاتے۔ مجھے جگاتے وقت آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے جو آج بھی میرے دل پر نقش ہے۔ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا مارنے کے بعد اور اسی کی طرف ہمارا اٹھایا جانا ہوگا)۔

نماز کے بعد اباجان تلاوت قرآن کریم کرتے اور مجھے بھی بٹھا کر قرآن کریم کی تلاوت کروایا کرتے تھے۔ بعض اوقات قرآن کریم پڑھتے ہوئے رقت طاری ہو جاتی خصوصاً ان آیات کی تلاوت میں جہاں آخرت کا ذکر ہے۔ اباجان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بہہ نکلتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مجھے قرآن کریم پڑھاتے ہوئے جب یہ آیت آئی (   ) تو اباجان پر بے اختیار رقت طاری ہو گئی اور ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا اور آپکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ رمضان المبارک میں درس قرآن باقاعدگی سے سنتے تھے اور اسکے نوٹس لیتے تھے۔ آپ نے مجھے بھی حکم دے رکھا تھا کہ میں درس باقاعدہ سنا کروں اگر کسی روز میں درس میں شامل نہ ہوتا تو بہت ناراضگی کا اظہار کرتے تھے۔ رمضان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کمر کس لیتے تھے رات کو تہجد پڑھتے اور صبح نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن کریم کیا کرتے تھے۔ تلاوت بلند آواز سے اور نہایت خوش الحانی سے کیا کرتے تھے۔ عصر سے مغرب تک کا عرصہ بھی تلاوت میں گذرتا۔ ہمیں بھی آپکا یہ حکم تھا کہ رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور ضرور کرو۔ رمضان میں اعتکاف بیٹھنے کا بہت شوق تھا۔ رمضان میں اعتکاف کرنے کی خواہش کرتے۔ بعد میں جلسہ سالانہ اور دوسری مصروفیات کے باعث اعتکاف میں بیٹھنا مشکل ہو گیا تو بہت قلق محسوس کرتے۔"

ایک بار اعتکاف میں بیٹھے ایک استاد نے آپ کو دعا کے لئے خط لکھا آپ بھی معتکف تھے جواب میں لکھا کہ محبت کے آنسو خدا کے حضور کبھی رائیگاں نہیں جاتے۔

سیّد داؤد احمد صاحب اپنے اہل و عیال کے علاوہ اپنے دوسرے عزیزوں خصوصاً جامعہ احمدیہ کے طلباء کو بھی دعا و عبادت اور تلاوت قرآن کریم کی کثرت سے تلقین کرتے رہتے تھے۔ اپنی زندگی میں آنے والے آخری یعنی گذشتہ سال کے رمضان میں درجہ سادسہ کے طلباء کو اعتکاف کی تحریک کرتے ہوئے آپنے اپنے ایک شاگرد کی ڈائری پر لکھا۔

" اعتکاف کی دعاؤں میں مجھے نہ بھولیں اللہ تعالیٰ آپکو بہتر جزاء عطا فرمائے۔ بلاحساب مغفرت فرائض کی کماحقہٗ ادائیگی۔ وقف کی قبولیت روحانی اور جسمانی بیماریوں سے شفاء تقویٰ ہر آن ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی پناہ اولاد کے قرۃ العین ہونے کے لئے وغیرہ وغیرہ"

ریویو کا ایک اداریہ

"ریویو آف ریلیجنز" جو یو۔ کے کی احمدیہ جماعت شائع کرتی ہے اس کے مئی ۱۹۹۱ء کے شمارے کے اداریے میں مدیر صاحب کا کہنا ہے کہ ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ دنیا ایسی ہو جس میں شرافت اور رحم دلی نظر آئے جس میں ایک دوسرے کے ساتھ شراکت اور تعاون ہو۔ جس میں سنجیدگی اور اچھا سلوک ہو۔ جس میں انصاف ہو۔ جس میں برابری ہو اور امتیازات نہ برتے جائیں۔ جس میں امن ہو اور قانون کی بالادستی ہو۔ جس میں خوشی ہو اور خوش دلی ہو جس میں ترقی ہو۔ ہمیں ایسی دنیا کی ضرورت نہیں ہے جس میں بھوک ہو۔ بیماری ہو۔ جہالت ہو۔ شراب نوشی ہو۔ منشیات کے عادی لوگ ہوں۔ جوا باز ہوں۔ اور مسخ شدہ فطرت رکھنے والے لوگ ہوں۔ لیکن جیسی دنیا ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں صرف اور صرف خدا کے ذریعے ملتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری کامیابی کا انحصار کلیتہً اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہے بھوک، بیماری اور جہالت جو اس وقت دنیا میں پائے جاتے ہیں ان کا ختم کرنا ناممکنات میں سے نہیں ہے۔ ذرا سی کوشش کی ضرورت ہے ذرا سی محنت کی ضرورت ہے اور کسی حد تک وسائل بھی لیکن یہ ساری چیزیں انتہائی مہلک اسلحہ کی پیداوار پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ جو دنیا کو تباہی کے دہانے کی طرف کشاں کشاں لئے جا رہے ہیں اور یہ سارے وسائل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے میں خرچ کئے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ دیکھا جائے کہ خلاء کی دوڑ میں کون آگے ہے۔ اگر ان وسائل کو انسان کی خدمت کے لئے صرف کیا جائے تو یقیناً یہ بھوک دنیا سے مٹائی جا سکتی ہے بیماری کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اور جہالت کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ ان تمام باتوں کے لئے ضرورت اس بات کی نہیں ہے کہ جھنڈے لہرائے جائیں بلکہ احتساب کے احساس کی ضرورت ہے کہ ہم سب کو خدا تعالیٰ کے سامنے اس کی دی ہوئی نعمتوں کی جواب دہی کرنی ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اگر تم میری نعمتوں کو اچھے طریق پر استعمال کرو گے تو میں انہیں ضربیں دے کر مزید تمہیں مہیا کروں گا لیکن اگر تم نے انہیں غلط راستے پر خرچ کیا تو

باقی صـ۷ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

"ایسی ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو"

آپ نے بہت سے لوگوں کو پھوٹ پھوٹ کر روتے دیکھا ہوگا۔ کسی کو چپکے چپکے آنسو بہاتے دیکھا ہوگا۔ اور کبھی محسوس کیا ہوگا کہ کوئی دل ہی دل میں رو رہا ہے۔ اور پھر یہ سب رونے والے بلکہ ان میں سے ایک بھی پاگل نہیں ہوتا۔ باشعور بھلے چنگے انسان ہوتے ہیں آخر یہ سب کیوں روتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ رونے پر مجبور ہوتے ہیں۔! انہیں کون مجبور کرتا ہے؟ ہم جیسے انسان! وہ انسان جو چاہتے ہیں کہ وہ خود کبھی نہ روئیں کبھی ان کا دل نہ ٹوٹے۔ کبھی ان کی آنکھ میں آنسو نہ آئیں۔ لیکن دوسروں کو رونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ کبھی جان بوجھ کر اور کبھی انجانے میں ـــــ

روتے ہوئے انسان کو چپ کرانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جو چپ کراتا ہے اُسے ایسا محسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ جیسے وہ بھی مجرم ہے اسے رونے پر اس نے ہی مجبور کیا ہے۔ اور اگر وہ چپ کر بھی جائے تو کوئی دوسرا انسان کسی دوسرے وقت پھر اسے رُلا دیتا ہے اور زیادہ شدت سے رُلا دیتا ہے۔

میرا جی چاہ رہا تھا۔ کہ میں روؤں لیکن میں نے سوچا کہ آج میں روؤں گی نہیں۔ نہ چپ کرانے والے کو شرمندہ ہونے دوں گی۔ میں نے کوشش کی دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے میری طبیعت کا رُخ پھیر دیا۔ تو پھر میں نے سوچا کہ اپنی اس کوشش کا ذکر ـــ آپ سے بھی کر دوں۔ تو میرے مخاطب دونوں طرح کے لوگ ہیں پہلے وہ جو رُلانے پر مجبور کرتے ہیں۔ اور پھر وہ جو رونے پر مجبور ہوتے ہیں۔

جو رلاتے ہیں وہ ہمارے۔ بہت اپنے بہت پیارے۔ بہت عزیز۔ بہت قریب ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو ہم اپنا جان کر ان پر اعتماد کرتے ہیں۔ ان سے جائز بلکہ بعض اوقات ناجائز توقعات وابستہ کر لیتے ہیں۔ اپنے خوشی اور غم کو مکمل طور پر ان لوگوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ یعنی خود کو بھی آزمائش میں ڈالتے ہیں اور دوسروں کو بھی۔ مثلاً۔ افسر ہیں تو ہم توقع رکھتے ہیں کہ ماتحت ضرور وقت پر کام کے لئے آئیں چست و ہوشمند رہیں۔ سارا دن کام کریں۔ کبھی بیمار نہ ہوں۔ کبھی چھٹی نہ لیں۔ کبھی پیشگی روپے نہ مانگیں۔ ان سے کوئی غلطی نہ ہو۔ غلطی ہو تو ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں۔ اگر ماں باپ ہیں تو توقع رکھتے ہیں کہ بچے وقت پر اٹھیں نماز پڑھیں۔ پڑھائی میں بالکل ٹھیک ہوں اچھے نمبروں سے کامیاب ہوں۔ جو ہم نے سوچا ہے جو ہم چاہتے ہیں وہ بن جائیں۔ ہمیں اُف تک نہ کہیں۔ ہماری فرمانبرداری کریں۔ بلا چون و چرا کہنا مانیں کوئی فضول فرمائش نہ کریں۔ اور دیگر بہت کچھ۔ اگر ہم استاد ہیں تو چاہتے ہیں جو ہمیں آتا ہے۔ وہ شاگرد بغیر سمجھائے۔ بغیر محنت کرائے سیکھ جائیں۔ امتحانوں میں اول آئیں۔ ہمارا نام روشن کریں۔ کیوں کب۔ کیسے کچھ نہ پوچھیں۔ ہاں جناب کرتے رہیں۔

فی الحال افسر۔ ماں باپ اور استاد ہی کافی ہیں۔ ویسے ہر انسان کو اپنے پیشے کے لحاظ سے کچھ نہ کچھ توقعات اپنے ساتھ رابطہ استوار رکھنے والے لوگوں سے ہوتی ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر کو مریض سے۔ وکیل کو مدعی سے۔ دوکاندار کو گاہک سے وغیرہ وغیرہ تو افسر ماں باپ استاد۔ ڈاکٹر۔ وکیل دوکاندار سب کو واجب ہے کہ وہ توقعات رکھتے ہیں تو پھر اعتماد کرنا بھی سیکھیں۔ اعتماد کر کے کام لیں تو آپ سکھی رہیں گے۔ کیونکہ اگر آپ تنگ کریں گے تو زندگی اجیرن ہو جائیگی۔ لیکن اس کے بدلہ میں ماتحتوں بچوں۔ شاگردوں۔ مریضوں۔ مدعیوں اور گاہکوں کے بھی کچھ فرائض بنتے ہیں۔ وہ یہ کہ اپنے افسروں۔ والدین۔ استادوں ڈاکٹروں۔ وکیلوں اور دوکانداروں کو بھی انسان سمجھیں۔ انہیں اتنا نہ ستائیں کہ وہ اپنے آپے سے باہر ہو جائیں۔ افسر ماتحتوں کو ڈانٹنے لگیں۔ ماں باپ بچوں کو جھڑکنے لگیں۔ استاد شاگردوں کو سزا دینے لگیں۔ ڈاکٹر مریضوں کی بات پیار محبت سے نہ سنیں۔ وکیل کھال اتار لیں اور احساس تک نہ کریں۔ اور دکاندار جھوٹ کا سودا دینے لگیں۔ اور کبھی ناحق کا غصہ بھی افسران۔ والدین یا استاد کریں تو تحمل اور بردباری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ہم سب انسان ہیں ہم سب کی کچھ مجبوریاں ہیں کچھ دکھ ہیں کچھ کرب ہیں۔ کچھ کمزوریاں ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب افہام و تفہیم کی راہ ڈھونڈیں نظر انداز کرنا سیکھیں۔ سکھ بانٹنا سیکھیں سب کے دل زخمی زخمی ہیں۔ سب کے دل آبگینوں کی طرح ہیں۔ ان آبگینوں کو ٹھیس نہ لگنے دیں۔ ٹھیس لگ جائے تو کرچی کرچی نہ ہونے دیں لپک کر پکڑ لیں۔ مزید ٹوٹنے سے دلوں کو بچا لیں۔ معذرت کر لیں۔ معافی مانگ لیں۔ اگر کسی کو غصہ آ ہی گیا ہے۔ تو انسان سمجھ کر برداشت کر لیں۔ جلتی پر تیل ڈالنے کا کام نہ کریں۔ اُسے رونے پر مجبور نہ کریں۔ دوسروں سے توقع ہی نہ رکھیں۔ جو اچھا کام خود کر سکتے ہیں کر لیں۔ اگر دوسرا آپ کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔ تو گلہ نہ کریں یعنی اس کی غیر موجودگی میں دوسروں سے اس کا گلہ اس کی عیب چینی نہ کریں پیار سے اعتماد میں لے کر اُسے سمجھائیں یا پھر آنسو پونچھنے کو تیار رہیں۔ ورنہ لوگ اتنے آنسو بہائیں گے کہ زمین پر خشکی باقی نہ رہے گی۔ سب کچھ ڈوب جائے گا۔

۱۰/

دس سال کے بعد اولاد مل گئی

احمدیہ ہسپتال گیمبیا کا ایک ایمان افروز واقعہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ارض بلال میں قائم شدہ جماعت احمدیہ کے ہسپتالوں کو کس قدر شفا کی دولت عطا فرمائی ہے اس کے واقعات اکثر سننے میں آتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں احمدیہ ہسپتال گیمبیا کے انچارج مکرم ڈاکٹر لئیق احمد انصاری صاحب نے ایک عورت کے ہاں غیر معمولی طور پر دس سال کے بعد بچہ پیدا ہونے کی خبر بھجوائی ہے جس کو پڑھ کر دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد سے سرشار ہو جاتا ہے کہ دور دراز علاقوں میں قائم جماعت احمدیہ کے طبی مراکز کو اللہ تعالیٰ کس طرح غیر معمولی کامیابیوں سے نواز رہا ہے۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ غانا کے رہنے والے دو عیسائی میاں بیوی جو ٹیچر ہیں اور کئی سال سے ملازمت کے سلسلہ میں گیمبیا میں مقیم ہیں۔ ان کے ہاں شادی کے بعد ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ لیکن اس کے بعد دس سال کا عرصہ گذر گیا اور اس دوران ان کا بیٹا بھی فوت ہو گیا۔ اس پر ان کے اہل خاندان نے خاوند پر زور دینا شروع کیا کہ وہ اس عورت کو طلاق دے دے۔ یہ خاتون ان حالات سے بے حد پریشان تھیں۔ اس خاتون کو لمبے عرصے سے دمہ کی شدید تکلیف تھی اور دمہ کے دورے پڑا کرتے تھے۔ اور وہ علاج کی غرض سے مکرم ڈاکٹر لئیق احمد انصاری صاحب کے پاس آیا کرتی تھیں۔ اولاد کے حصول کے لئے بھی انہوں نے بہت سے ہسپتالوں سے علاج کروایا مگر کہیں کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔

جب احمدیہ ہسپتال گیمبیا میں زنانہ امراض کا شعبہ قائم ہوا تو انہوں نے یہاں آکر علاج کروانے کا سوچا۔ یہ ایک مذہبی خاتون ہیں چنانچہ انہوں نے اپنے عیسائی عقیدے کے مطابق علاج سے قبل ایک ماہ کے روزے بھی رکھے جبکہ ان کے خاوند سستی کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے جس کے بعد یہ علاج کے لئے احمدیہ ہسپتال تشریف لائیں اور ان کا وہی علاج کیا گیا جو اس سے قبل وہ زنانہ امراض کی ایک غیر ملکی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے کروا چکی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور اس علاج کے صرف ایک ماہ کے بعد ہی وہ خاتون امید سے ہو گئیں۔ یہ بات اتنی غیر متوقع تھی کہ زنانہ امراض کے شعبہ کی ڈاکٹر محترمہ امۃ الشکور صاحبہ کہتی ہیں کہ جب تک الٹرا ساؤنڈ سے بعد میں پوری طرح تصدیق نہ ہو گئی انہیں پورا یقین نہ آیا تھا۔

مکرم ڈاکٹر انصاری صاحب بتاتے ہیں کہ جب محترمہ ڈاکٹر امۃ الشکور صاحبہ نے یہ اطلاع بڑی خوشی کے ساتھ انہیں بھجوائی تو مجھے شدید پریشانی اب اس امر کی لاحق ہو گئی کہ یہ خاتون شدید دمے کی مریض تھیں اور دمہ کا علاج میری ذمہ داری تھی۔ ان کو اس قدر شدید دمہ رہتا تھا کہ اکثر و بیشتر ان کو ایسی دوائیں دینی پڑتی تھیں جو حاملہ عورتوں کو نہیں دی جا سکتیں۔ اور اگر دمہ کو کنٹرول نہ کیا جا سکتا تو بچہ کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ایک اور غیر معمولی اور ناقابل یقین فضل یہ فرمایا کہ اس خاتون کی دمہ کی تکلیف بھی عام ادویات سے ٹھیک ہو گئی۔ ایک بار دمہ کا حملہ ہوا۔ مگر کوئی نقصان پہنچائے بغیر خیریت سے صحت ہو گئی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

"حوادث رحمت و برکت کا موجب بن جائیں گے"

سیدنا حضرت فضل عمر کی نہایت کامیاب قیادت و امامت کے ۵۲ سالہ دور میں جماعت کو کئی قسم کی مشکلات اور ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا تعالیٰ پر پختہ ایمان و یقین کی وجہ سے حضور کبھی بھی بددلی یا مایوسی و کم ہمتی کا شکار نہ ہوئے جس کی گواہی آپ کی زندگی کا ہر دن اور آپ کی سوانح کا ہر صفحہ پیش کرتا ہے۔ افرادِ جماعت کے حوصلوں کو بلند رکھنا اور مشکلات کے وقت انہیں خدا تعالیٰ پر توکل کی تلقین کرنا بھی آپ کی قیادت کا ایک خاص پہلو تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی کسی کی طرف سے کم ہمتی یا مایوسی کے جذبات کا اظہار ہوا حضور نے فوراً اس کی اصلاح فرمائی۔ ذیل میں دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

ایک موقع پر جب قادیان کے ایک سکول کی طرف سے بعض طالب علموں کو الوداعیہ پارٹی دی گئی اور اس تقریب میں کوئی ایسی نظم پڑھی گئی جس میں کسی قدر بددلی اور مایوسی کا اظہار ہوتا تھا اس کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"میں اس نظم کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو اس وقت پڑھی گئی ہے۔ میں نے اس کے متعلق نظم کے لحاظ سے تو غور نہیں کیا مگر اس میں جن مایوس کن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ان کا میری طبیعت پر بہت بوجھ پڑا۔ یاد رکھو بے شک تم تھوڑے ہو اور ابتدائی حالت میں ہو مگر تمہارا مقصد اور مدعا نہایت عظیم الشان ہے اور وہ یہ کہ دنیا کو نیکی اور تقویٰ اور خدا تعالیٰ کے لئے فتح کرنا ہے۔ تمہارے لئے مایوسی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ ایک ایمان لانے والا تو اگر مر بھی جائے تو بھی اس کا کام منقطع نہیں ہوتا۔ تمہارا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ پہلے اپنے نفس کو اور پھر دنیا کو فتح کرو۔ اس حالت میں مایوس ہونے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص سر نیچے کئے ہوئے گزرا تو آپ نے اس کی ٹھوڑی پر مکا مارا کہ یہ مایوسی کی شکل ہے۔

تم جو امتحان کے بعد یہاں سے جانے والے ہو یہ تمہارے لئے یہاں سے جدائی نہیں۔ تم کہیں جاؤ ایک رشتہ میں وابستہ ہو جو تمہیں یہاں سے پیوستہ رکھے گا۔ رونے کا مقام تو وہ ہوتا ہے جہاں جدائی ہو مگر تم جدا نہیں ہو سکتے۔ تمہیں اس صداقت نے شکار کیا ہے جس کا شکار بھاگ نہیں سکتا۔ نہ اس دنیا میں نہ اس کے بعد۔ کوئی قید اسے دور نہیں کر سکتا۔ تم نے دنیا میں بڑے بڑے کام کرنے ہیں تم میں یہی روح اور یہی سیرت ہونی چاہیے کہ کوئی چیز تمہیں مرکز سے جدا نہیں کر سکتی۔

ایک چیز ہے جس سے رنج ہو سکتا ہے اور وہ یہی کہ دین کی خدمت کے متعلق کوتاہیاں ہوں اور خدا تعالیٰ کو اس طرح خوش نہ کیا جا سکے جس طرح کرنا چاہیئے یا دنیا کی خدمت اس طرح نہ ہو سکے جس طرح ہونی چاہیئے۔ اس پر اگر تمہیں رنج ہو۔ صدمہ ہو۔ درد ہو تو یہ صحیح ہوگا۔ جائز ہوگا اور مفید ہوگا۔ مگر یہ درد کہ یہاں سے جا رہے ہو، درست نہیں۔ تم جاتے کہاں ہو؟ تم تو یہیں ہو کیونکہ جب تم جا رہے ہو تمہاری نیت یہ ہے کہ پھر آؤ اور بار بار آؤ۔ پس ہمتوں کو بلند کرو اور ساری دنیا کی [illegible] کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو۔ جیسا کہ میں نے انصار اللہ سے عہد لیا ہے تم نہ اپنے لئے بلکہ دنیا کے لئے کام کرو تاکہ تمہاری زندگیاں مفید ہوں ......"

(الفضل ۲ رمارچ ۱۹۳۱ء)

جماعت پر ایک انتہائی مشکل مرحلہ تقسیم ملک کے وقت پیش آیا۔ ضلع گورداسپور میں مسلمان اکثریت میں ہونے کی وجہ سے قیام پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر کوششیں اور قربانیاں کرنے کی وجہ سے اور پھر اس وجہ سے بھی کہ تقسیم کے ابتدائی اعلان میں ضلع گورداسپور (جہاں قادیان واقع ہے) کے پاکستان میں شمولیت کا ذکر تھا اور اس پر ساری جماعت طبعی طور پر بہت خوش تھی۔ اچانک یہ معلوم ہونے پر کہ ظلم و بے انصافی اور دھاندلی سے کام لیتے ہوئے ضلع گورداسپور کے اکثر حصہ کو ہندوستان میں شامل کر دیا گیا ہے۔ طبائع میں بہت زیادہ دکھ اور تکلیف کا احساس تھا۔ اس احساس کو ایک احمدی شاعر نے انہی دنوں عید کی مناسبت سے اس طرح بیان کیا ؎

شاعرِ مغموم کہتا ہے ہلالِ عید سے
ڈوب بھی جا جی مرا جلتا ہے تیری دید سے
آسماں سے کیا ہمارے واسطے لایا ہے تو
عید ہی آئی نہیں تو کس لئے آیا ہے تو

مگر ہمارے اولوالعزم امام نے ان جذبات کو ناپسند فرماتے ہوئے فرمایا کہ عید تو خدائی انعام ہے اور ہم ہر حالت میں خدائی انعام کی قدر کریں گے اور انہی دنوں میں یہ پُرشوکت اعلان فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ پودا جو خدا تعالیٰ نے لگایا ہے وہ بڑھے گا پھلے گا اور پھولے گا اور اس کو کوئی آندھی تباہ نہیں کر سکتی۔ ہاں ہماری غفلتوں یا ہماری سستیوں یا ہماری لغزشوں کی وجہ سے اگر کوئی ٹھوکر کھا جائے تو وہ ہمارے لئے ہوگی سلسلہ کے لئے نہیں ہوگی۔ جب ہم اپنے توازن کو درست کر لیں گے اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کر لیں گے تو وہ حوادث خود بخود دور ہوتے چلے جائیں گے بلکہ وہ حوادث ہمارے لئے رحمت و برکت کا موجب بن جائیں گے۔"

(الفضل ۲۵ راگست ۱۹۴۷ء)

بعد کے واقعات اور جماعت کی تاریخ حضور کی اس پیش بینی کی صداقت پر گواہ ہے۔

بقیہ: ص ۴ سے آگے

وقت آنے پر ہسپتال ہی میں پیدائش ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت صحت مند بچہ پیدا ہوا۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اس واقعہ کا ان میاں بیوی پر بہت گہرا اثر ہوا۔ بعد میں ان کے خاوند نے چرچ میں عبادت کے دوران تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ دعا کو سنتا ہے اور کہا کہ چونکہ احمدیہ ہسپتال میں اللہ تعالیٰ کے لئے کام ہوتا ہے اس لئے خدا نے ان کی کوشش اور علاج کو قبول فرمایا۔ انہوں نے بھرپور انداز میں ہمارے ہسپتال کی تعریف کی۔

مکرم ڈاکٹر لئیق احمد انصاری صاحب نے اس ضمن میں احمدیہ ہسپتال کی شاندار کارکردگی کے اور بھی واقعات بیان فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک بچہ انتہائی جان کنی کی حالت میں علاج کے لئے لایا گیا۔ اس کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ علاج کے ساتھ ساتھ اس کے لئے بہت دعا کی گئی اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور وہ بچہ پانچ چھ روز بے ہوش رہنے کے بعد ہوش میں آگیا اور پوری طرح صحت یاب ہو کر گھر چلا گیا۔ ایک روز ملک کے وزیر داخلہ نے اپنے ایک مہمان امریکن شہری کو علاج کے لئے بھجوایا۔ یہ مریض غیر معمولی طور پر جلد صحتیاب ہوا اور جاتے ہوئے ہسپتال کے لئے ایک ہزار ڈالر کا عطیہ دے گیا جس سے اپریشن تھیٹر کا بعض سامان خریدا گیا۔

اسی طرح ملک کے نائب صدر، متعدد وزراء، اور محکمہ صحت کے سرکردہ افسران علاج کے لئے ہمارے ہسپتال سے رجوع کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے شفا پاتے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ احمدیہ ہسپتالوں کی ترقی کے لئے خصوصی دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں افریقہ کی دکھی انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق عطا کرتا رہے۔ (یہ خبر مجلس نصرت جہاں کے قائمقام سیکرٹری صاحب نے الفضل کو مہیا کی ہے۔)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔
"کبھی ظالم بننے کی کوشش نہ کرو کبھی ایسے حالات پیدا نہ کرو کہ دنیا میں تمہارے ملک یا علاقہ میں یا شہر اور گاؤں میں فسادات پیدا ہو جائیں۔ ہر دکھ کو خدا کے لئے برداشت کرو۔"

کون سن سکتا ہے قصۂ ہجر کے آزار کا؟
پارہ پارہ ہو رہا ہے دل ترے غمخوار کا

وہ سحر کب آئے گی؟ امید جب بر آئے گی
نیم جاں سب دیکھتے ہیں راستہ دلدار کا

ہم سراپا بن گئے ہیں زخم تیری یاد کا!
ڈھونڈتے ہیں اہلِ دل مرہم ترے دیدار کا

چہرۂ امید میرے غمزدہ دل کے لئے:
اک ستارہ بن کے ابھرے ہے تری چمکار کا

سختیوں کو جھیلتے ہیں خندہ پیشانی سے ہم
ہے یہی اسوہ ازل سے امتِ ابرار کا

حوصلے سے کام لے کر جی رہے ہیں نیم جاں
آ بھی جائیں مہرباں، دکھڑا سنیں آزار کا

رات بھر جلتے ہیں امجد، دل میں یادوں کے چراغ
کون ہے منظر جو دیکھے، دل کے لالہ زار کا

یعقوب امجد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالعزیز عابد

ٹیلی پیتھی

ٹیلی پیتھی ایک علم بھی ہے اور سائنس بھی۔ جو یہ کہتی ہے کہ انسان میں مقناطیسی پر اسرار قوتیں موجود ہیں جنہیں اگر بیدار کر لیا جائے تو انسان ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے۔ جبکہ ان پر اسرار مخفی قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے توجہ کے ارتکاز کی ضرورت ہے۔

انتقالِ افکار (ٹیلی پیتھی) ایک فن ہے۔ جس کو خاص مشقوں کے ذریعے اگر بیدار کر لیا جائے تو انسان اپنا خیال دوسرے شخص تک پہنچا سکتا ہے ٹیلی پیتھی کی ایک شاخ سائیکو کینیس۔ PSYCH-OKENESIS کہلاتی ہے۔ یعنی ذہنی رو سے مادی اشیاء کو حرکت دینے کا عمل ذہن کی برقی رو میں بڑی قوت ہوتی ہے۔ جب آپ اس ذہنی قوت کے ذریعے کسی بھی چیز کو حرکت دینے کی کوشش کرتے ہیں تو کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ آپ کے ذہن میں اس وقت کتنی توانائی ہے۔ اگر یہ توانائی زیادہ ہے تو کامیابی جلدی ہوگی اور اگر کم ہوگی تو کامیابی کم ہوگی۔ مشہور ٹیلی پیتھسٹ جیری بلوم چائنا گیا۔ وہاں ایک ہوٹل میں چائے پینے بیٹھ گیا۔ سامنے دیوار پر ایک اژدھا کی تصویر تھی۔ جیری کو شرارت سوجھی اس نے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو ہراساں کرنے کے لئے ذہنی رو سے اژدھا کو حرکت کرنے کا پیغام ارسال کیا اژدھا ہلنے جلنے لگا۔ لوگ ڈر گئے۔

جدید سائنسی تحقیق نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ٹیلی پیتھی کا تعلق ذہنی برقی مقناطیسی لہروں سے ہے۔ جن میں اتنی قوت ہوتی ہے کہ بجلی کے کئی بلب روشن ہو سکتے ہیں۔ ذہنی خیالات اور احساسات اسی ذہنی برقی رو سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس ذہنی رو کی رفتار سپر سانک کی آواز کی رفتار سے بھی کئی گنا زیادہ تیز ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب کسی شخص کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو اس سے قریبی تعلق رکھنے والے اس کو فوراً محسوس کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی فاصلے پر کیوں نہ ہو یہ اسی ذہنی رو کا نتیجہ ہے کہ اگر بیٹا کسی حادثے سے دوچار ہو رہا ہو تو ماں ہزاروں میل کے فاصلے پر فوراً اس حادثے کو محسوس کر لیتی ہے ہماری جملہ خواہشات، جذبے، خوف، پریشانی اور غم دراصل جذباتی ردّ عمل ہے جس سے متاثر ہو کر ذہن برقی رو پیدا کر لیتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں ایک بڑھیا کا بیٹا برٹش نیوی میں تھا۔ وہ جس جہاز میں تھا اچانک گہرے پانیوں میں اس جہاز پر ایک جرمن آبدوز نے تارپیڈو چھوڑا جو جہاز کے پیندے میں لگا اور اپنا کام کر گیا۔ جہاز ڈوبنے لگا تو اچانک بڑھیا کے بیٹے کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے "اوہ! میری ماں"۔ بڑھیا اس وقت کمرے میں بیٹھی بائبل کی تلاوت کر رہی تھی کہ یہ الفاظ اس کے دل و دماغ میں گونجنے لگے اور اس نے نہایت شدت سے یہ محسوس کیا کہ اس کے بیٹے کو کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔ اس واقعہ کے تین دن بعد بڑھیا کو برٹش بحریہ کے اطلاعی محکمہ سے ایک ٹیلی گرام وصول ہوئی جس میں اس کے بیٹے کی ہلاکت کی خبر دی گئی تھی۔ جبکہ ذہنی ٹیلی گرام بڑھیا کو تین دن پہلے موصول ہو چکا تھا۔ واقعی خیالات بہت تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں اور اپنا گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ کوئی خیال پیدا ہو جانے کے بعد ہمیشہ کسی نہ کسی شکل میں موجود رہتا ہے جبکہ ہر شخص کے خیالات کی جدا گانہ فریکوئنسی ہوتی ہے۔ آپ کراچی کے ریڈیو اسٹیشن سے خبریں سننے کے لئے مخصوص لہروں کے ریڈیو سیٹ سے رابطہ قائم کر لیتے ہیں۔ اس فریکوئنسی پر کسی دوسرے اسٹیشن کی خبریں نشر نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح جب آپ کسی کو ٹیلی فون کرنا چاہتے ہیں تو اس کا نمبر ڈائل کر کے اس سے رابطہ قائم کرتے ہیں۔ پھر بات چیت کر سکتے ہیں۔ آپ یقیناً کسی دوسرے نمبر پر اس سے رابطہ قائم نہیں کر سکتے۔

چونکہ ہر شخص کی دماغی بناوٹ کچھ مختلف ہے، اس لئے اس کے خیالات بھی دوسرے شخص سے کچھ مختلف ہوتے ہیں۔ ورنہ اس کی ایک الگ شخصیت تسلیم نہیں کی جا سکتی تھی۔ انتقالِ افکار کی مشقوں میں مہارت حاصل کر لینے کے بعد فرض کیجئے کہ آپ ایک ایسے شخص سے رابطہ قائم کرنا چاہتے ہیں جو انگلستان میں مقیم ہے وہ چونکہ آپ کا بھائی ہے اس لئے آپ اس کے نام اور شکل سے بخوبی واقف ہیں۔ جب آپ پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے اس بھائی کا تصور قائم کریں گے اور پھر اپنے خیالات کی لہروں کو آزاد چھوڑ دیں گے۔ تو وہ کہیں بھٹکنے کے بجائے سیدھی لندن جا پہنچیں گی۔ آپ کے خیالات کی یہ لہریں جتنی طاقتور ہوں گی اسی شدت کے ساتھ وہ آپ کے بھائی پر اثر انداز ہوں گی اور دفعتاً اس کے دل میں خود بخود آپ کا خیال پیدا ہو جائے گا۔ اس طرح آپ دونوں بھائیوں میں گویا خیالی رابطہ پیدا ہو جائے گا۔ . . . . اس صورت میں آپ اپنی زبان سے جو الفاظ کہیں گے وہ آپ کے بھائی تک لندن میں پہنچ جائیں گے۔

ٹیلی پیتھی کے بارے میں دنیا کے دانشور ماہرین نفسیات، سائنس دان، ڈاکٹر، فلاسفر جوگی سنیاسی یہ کہتے ہیں:۔

★ ٹیلی پیتھی وہ روحانی علم ہے جس کے سامنے زمان و مکان کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایک انسان انتہائی دور فاصلے پر پلک جھپکنے میں دوسرے انسان سے رابطہ قائم کر سکتا ہے۔

★ ٹیلی پیتھی وہ روحانی علم ہے جس کے ذریعے انسان دوسرے کے جسم میں حلول کر سکتا ہے۔ جیسے وہ اس کا اپنا جسم ہو۔

★ ٹیلی پیتھی تمام غیر مرئی اشیاء کی معرفت ہے۔

★ ٹیلی پیتھی روحانی علوم کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق انسان کی ذہنی و روحانی قوتوں سے ہے۔

★ ٹیلی پیتھی کی تربیت اور مشق میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے دل و دماغ کی حقیقت کو سمجھ لینا اور اس کی وسعت کو پالینا بڑا ضروری ہے۔

★ ذہن اور دل کی مقناطیسی قوت کا نام ٹیلی پیتھی ہے۔

میرے نزدیک ٹیلی پیتھی اور قبولیت دعا کا آپس میں تعلق ہے یعنی قبولیت دعا کے لئے ذہنی یکسوئی اور دلی جذبات جب ایک حد تک پہنچتے ہیں تو یہی انتقالِ افکار۔ وائرلیس کی طرح خدا تعالیٰ تک پہنچتے ہیں اور قبولیت دعا کا باعث بنتے ہیں۔

اس مضمون کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ انسان کو اپنی ذہنی، قلبی اور روحانی صلاحیتوں کا علم ہونا چاہیئے اور اسی وجہ سے حضرت بانیٔ سلسلہ نے "معرفت" کے لفظ پر خاص زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خاص فضل سے "معرفت نفس اور "معرفت الٰہی عطا فرمائے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
" سابق بالخیرات بننا چاہیئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے ...... ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہیئے اور نیکی میں ترقی کرنی چاہیئے۔ ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا

○

لایا ہے مجھ کو جذبۂ ایمان کھینچ کر
لائی یہاں "نگار" سے وابستگی مجھے

عرفاں کی تشنگی نے مجھے نیم جاں کیا
اِک جامِ معرفت وہ پلائیں کبھی مجھے

فرطِ جنوں میں نام ہے ان کا زبان پر
گویا ہوئی ہے عشق میں وارفتگی مجھے

ترکِ تعلقات کی واعظ! نہ بات کر
منظور اس کی راہ میں دیوانگی مجھے

سارے جہاں کو چھوڑ کے مَیں اس کا ہو لیا
درکار اس کے دَر سے فقط چاکری مجھے

وہ خواب میں ہی حُسن کا جلوہ دکھا گئے
اور دے گئے ہیں پیار کی اک چاشنی مجھے

اِک ذرّۂ حقیر سے کم تھی مری بساط
فضلِ خدا نے دی ہے یہ تابندگی مجھے

کِھلتی ہے شادؔ دل کی کلی اُنکی دید سے
اُن کے بغیر رہتی ہے اِک بے کلی مجھے

محمد ابراہیم شادؔ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صـ ۳ سے آگے

میری سزا بھی خاصی سخت ہوگی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر انسانوں کو اس بات پر متنبہ کیا ہے کہ اس کے انعامات کو غلط راستے پر خرچ نہ کیا جائے اور ان سے ایسی چیزیں نہ تیار کی جائیں جو انسان کی بد قسمتی کا باعث ہوں۔ یہ وہ بات ہے جس کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ جہاں تک ترقی یافتہ سائنس کا تعلق ہے۔ اس کے ذریعے ہم نے جو خوراک پیدا کرنے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے وہ ہمارے لئے کافی سے زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں پوچھو ان سے کیا تم اس کو مانتے ہو جس نے اس زمین کو دو وقفوں میں پیدا کیا اور کیا تم اس کے مقابل دوسروں کو کھڑا کرتے ہو۔ وہی دنیا کا مالک ہے۔ اس نے دنیا میں پہاڑ کھڑے کئے ہیں جو زمین کے اوپر نظر آتے ہیں اور انہیں بہت زیادہ فراوانی سے مالا مال کیا ہے اور اس میں رہنے والوں کیلئے سامان وسائل موجود ہیں۔ ہر اس شخص کے لئے جو تلاش کرتا ہے۔ یہ چیزیں موجود ہیں (۴۱ : ۱۰، ۱۱)

اس کے بعد خدا تعالیٰ (۲-۲۶۲) میں فرماتے ہیں۔ کہ جو لوگ اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ اس دانے کی طرح ہیں۔ جس سے ۷ بالیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور ہر بالی میں ۱۰۰ دانے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کے وسائل کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ (۱۱ : ۷) میں فرماتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا جاندار نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ اس کا رزق مہیا نہ کرتا ہو۔ وہ اس کی عارضی جگہ اور مستقل جگہ کو پوری طرح جانتا ہے۔ اس سلسلے میں (۲۰، ۱۵۶، ۱۵۷) کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

مدیر صاحب کہتے ہیں۔ کہ ان آیات سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو خالق ہے وہ رازق بھی ہے اور انسان کی ضرورت کے مطابق تمام وسائل اس کے لئے زمین میں موجود ہیں۔ بلکہ خاصی مقدار میں موجود ہیں۔ بعض اوقات انسان کو آزمایا جاتا ہے خوف سے بھوک سے موت سے اور نقصان سے لیکن ایک سچا ایمان لانے والا ان تمام باتوں کو برداشت کرتا ہے نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ اور صبر کے ساتھ۔

اداریے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دین حق اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ انسان جسم ذہن اور روح سے مل کر بنا ہے اور جب تک یہ تینوں چیزیں باہم دیگر ایک دوسرے سے تعاون نہ کرنے والی ہوں انسان صحیح طور پر عمل نہیں کر سکتا۔ اگر ہم انسانی زندگی کو بہتر دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ ان تینوں چیزوں کو اکٹھا رکھیں ایک دوسرے سے تعاون کروائیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض علاقوں میں بعض مذاہب کے عقائد ایسے ہیں جو خوراک کی مشکلات کے حل میں سدِّ راہ بن جاتے ہیں۔ لیکن جن خوراکوں سے دین حق منع کرتا ہے وہ اتنی زیادہ مقدار میں نہیں ہیں۔ کہ انہیں نہ کھانے سے انسانیت کو خوراک کا مسئلہ پیش آئے۔ ہمارے پاس بھوک کو ختم کرنے کے خاصے وسائل موجود ہیں۔ جس بات کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم بالا رادہ اور استقلال کے ساتھ کام کریں۔ ہمیں ضروریات کے سلسلے میں کوئی پریشانی پیدا نہیں ہو گی۔ اس وقت وسائل کی فراوانی نے انسان کو جن طریقوں سے اختیار کرنے کی راہ پر ڈال دیا ہے انہیں چھوڑنا پڑے گا۔ اگر ہم اپنے سروں کو ریت کے نیچے دبا کر یہ سمجھیں کہ خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ تو یقیناً یہ مسئلے کا حل نہیں ہو گا۔ ہمیں اس بات کا اقرار کرنا چاہیے کہ اب تک کا ہمارا تجربہ ناکام رہا ہے اس لئے ہمیں اپنے تجربے کو بدلنا پڑے گا۔ آخر ہم نے جو تجربہ کیا ہے اس سے نہ تو منشیات ختم ہوئی ہیں نہ تمباکو نوشی، نہ شراب نوشی اور نہ ہی صحت کو خراب کرنے والے دیگر امور۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۸۰۴۶ میں تبارکہ بیگم بیوہ عزیز الرب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۱۶۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ تبارکہ بیگم بیوہ عزیز الرب B 448 سیکٹر نمبر 35 A کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک مظفر احمد ولد ملک محمد سعید کورنگی کراچی۔

مسل ۲۸۰۴۷ میں سلیمہ شگفتہ قمر زوجہ نصیر احمد قمر قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ حال لندن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی وزنی ۴۶ گرام ۵ ملی گرام مالیتی -/۷۴۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۳۰۰۰ روپے وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 پاؤنڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ سلیمہ شگفتہ قمر دارالنصر غربی ربوہ حال لندن۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصیر احمد قمر خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۲۸۴۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ وسیم احمد چیمہ مربی سلسلہ برطانیہ۔

مسل ۲۸۰۴۸ میں شاہدہ نعیم زوجہ نعیم احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۴ میکلوڈ روڈ لاہور حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی مالیتی -/۱۵۲۵ روپے (۲) حق مہر -/۲۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے پچاس مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ شاہدہ نعیم زوجہ نعیم احمد آف لاہور حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱ نعیم احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ بشارت احمد جرمنی۔

مسل ۲۸۰۴۹ میں اشفاق احمد ولد حمید احمد صاحب قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۹۶ دارالفتوح ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

باقی صـ ۸ پر

جبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹ ۔ احمدی افراد المناک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے

ربوہ ۔ ہفتہ اور اتوار (۲۹ ۔ ۳۰ جون) کی درمیانی شب ۹ احمدی افراد ایک المناک حادثے کا شکار ہو کر انتقال کر گئے ۔ اس کی تفصیلات روزنامہ جنگ لاہور یکم جولائی ۱۹۹۱ء کے حوالے سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں ۔

منڈی بہاؤالدین (نامہ نگار) ایک ٹویوٹا ہائی ایس ویگن نہر اپر جہلم میں جا گری جس سے ۹ افراد جاں بحق ہو گئے ۔ بتایا گیا ہے کہ مانسہرہ سے ایک خاتون کی لاش ویگن میں ربوہ لائی جا رہی تھی ۔ جبکہ لاش کے ۱۷ لواحقین دوسری ویگن میں ساتھ ہی ربوہ جا رہے تھے ۔ جب یہ ویگن نمبر ۲۰۰۲ "مونگ رسول گاؤں" کے قریب پہنچی تو ڈرائیور تیز رفتاری کے باعث ویگن پر قابو نہ رکھ سکا اور یہ نہر اپر جہلم میں جا گری ۔

ربوہ سے نامہ نگار کے مطابق ڈرائیور سمیت آٹھ آدمی تیر کر باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے جبکہ رانا کرامت اللہ خان ' ان کی بیٹی صائمہ جو بی اے کی طالبہ تھیں ان کی دو نواسیاں اور ایک نواسہ ' حاجی محمد یوسف آف موضع داتا نزد مانسہرہ ' مبشر احمد آف داتا ' عطاء محمد اور انیس احمد آف داتا ڈوب کر ہلاک ہو گئے ۔ یہ حادثہ ہفتے اور اتوار کی درمیانی رات تین اور چار بجے کے قریب پیش آیا ۔ حادثہ کی

اطلاع ملتے ہی ربوہ سے ایمبولنس گاڑیاں اور امدادی ٹیم جائے حادثہ پر روانہ ہو گئی ۔ زندہ بچ جانے والے آٹھ افراد کو منڈی بہاؤالدین سول ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے جبکہ حادثہ کا شکار ہونے والے افراد کی لاشیں تلاش کرنے کی مہم شروع کر دی گئی ہے ۔

(جنگ یکم جولائی ۱۹۹۱ء)

بقیہ : صـ۷ سے آگے

اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے ۱۰۰۰/- جرمن مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند

حکیم عبدالحمید اعوان

کا ماہانہ پروگرام

۰ ۔ ۵ تا ۷ تاریخ مشہور دواخانہ نزد لیبر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ۰ ۔ ۱۵ ، ۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ ۰ ۔ ۲۱ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی ۰ ۔ ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ۔ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے

مینیجر ۔ مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) گوجرانوالہ

ملکی خبریں

○ لاہور کے علاقے اسلام پورہ اور شیخوپورہ میں المناک قتل کی وارداتوں کے بعد قتل عام کی افواہوں نے پورے ملک میں زبردست دہشت پھیلا دی ۔ خصوصی طور پر لاہور میں مختلف حصوں میں ڈیڑھ سو تک افراد کے قتل کی افواہیں گردش کرتی رہیں ۔ گھروں دفتروں سڑکوں پر شدید خوف اور دہشت کا قبضہ تھا ۔

○ جماعت اسلامی کے مولانا جان محمد عباسی نے کہا ہے کہ سندھ میں ہونے والا آپریشن ۔ دیہی اور شہری آبادی دونوں جگہ یکساں طور پر ہونا چاہیئے ۔

○ دیگل چوک مال روڈ پر گذشتہ روز دن دیہاڑے دو ڈاکوؤں نے ایک تاجر کو زخمی کر کے ساڑھے سات لاکھ روپے لوٹ لئے ۔ دو موٹر سائیکل سواروں نے کار پر فائرنگ کر کے بریف کیس چھین لیا ۔ مال روڈ پر تین گھنٹہ ٹریفک معطل رہی ۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ حیدر آباد کے قریب ڈاکوؤں کے ساتھ رینجرز کی تین گھنٹے کی لڑائی میں ۱۳ افراد ہلاک ہو گئے ۔

○ وزیر اعظم نے ملکی حالات کے پیش نظر جاپان کا دورہ ملتوی کر دیا ہے ۔

○ آزاد کشمیر کے انتخابات میں چالیس میں سے ۳۲ نشستیں مسلم کانفرنس نے جیت لی ہیں ۔ پیپلز پارٹی کو صرف دو نشستیں ملی ہیں ۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم اور پیپلز پارٹی کے سربراہ مسٹر ممتاز راٹھور نے انتخابی نتائج تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر نے مسلم کانفرنس کے ساتھ مل کر دھاندلی کی ۔ لوگ بیلٹ بکس اٹھا کر لے گئے ۔ انتخابات ڈرامہ تھے نتائج کا اعلان ووٹ گنے بغیر ہوا ۔

صـ۴

حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد ۔ اشفاق احمد ولد حمید احمد جرمنی گواہ شد نمبر ۱ ۔ منور احمد خالد وصیت نمبر ۲۰۷۶۰ ۔ گواہ شد نمبر ۲ اعجاز احمد ولد رفیق جرمنی ۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکی صدر جارج بش نے کہا ہے کہ ہمیں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے معائنہ میں تعاون کے لئے صدر صدام کا وعدہ قبول نہیں انہوں نے کہا کہ امریکی فوج دوبارہ عراق کے خلاف کارروائی کر سکتی ہے ۔ کیونکہ اقوام متحدہ کی طرف سے دیا گیا اختیار ابھی تک برقرار ہے ۔

○ کویت شہر کے نواحی علاقوں میں عراقی فوج کے چھوڑے ہوئے گولہ بارود کے ذخائر کو آگ لگ گئی ۔ جس سے پورا شہر لرز اٹھا ۔ دھماکے تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہے ۔ تاہم ان سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا ۔

○ پاسداران انقلاب جو کہ کشمیری حریت پسندوں کی ایک تنظیم ہے نے اسرائیلی سیاحوں کے اغوا اور قتل کی ذمہ داری قبول کر لی ہے ۔ پولیس نے اسرائیلی کی تلاش کے لئے پورے شہر کی تلاشی لی ۔

○ مقبوضہ عرب علاقے میں اسرائیلی فوجیوں نے ۳ فلسطینیوں کو شہید کر دیا ۔ جس کے نتیجے میں عرب علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی ۔ ہر طرح کا کاروبار اور ٹریفک بند رہا ۔

○ چین میں ۱۰ روز سے جاری شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے ۵ لاکھ مکانات منہدم اور تین کروڑ سے زیادہ افراد بے گھر ہو گئے ہیں ۔ ۳۰ لاکھ ایکڑ اراضی پر فصلیں بھی زیر آب آگئی ہیں ۔

○ کابل انتظامیہ نے ہرات پر تین اطراف سے حملے کئے ۔ جس میں سرکاری فوج کے ۳ ٹینک اور ۲ بکتر بند گاڑیاں تباہ ہو گئیں ۔

○ بھارت کے صوبہ آسام میں گورنر راج ختم ہو گیا ہے ۔ اور کانگرس نے نئی حکومت بنا لی ہے ۔

TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN. FOR DETAILS & BOOKING CONTACT : MR. LATIF-UR-REHMAN BY 10th JULY 91.

ROOMI TRAVELS (PVT.) LIMITED

6, 7 HOTEL MID EAST, DR, DAUD POTA ROAD, CANTT STATION KARACHI 75530

PHONES : 515161- 515209- 521377- 529624

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329